سوال

(157) عیدالام منانے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں ہرسال 21 مارچ کو عیدالام کے نام سے ایک خاص عید منائی جاتی ہے جس میں سب لوگ شریک ہوتے ہیں۔ سوال یہ ہے کیا یہ عید منانا اوراس موقعہ پر تحائف پیش کرنا حلال ہے یا حرام ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شرعی عیدوں کے سوا باقی تمام عیدیں ایجاد بندہ اور بدعت ہیں۔اور عہد سلف صالح میں یہ عیدیں معروف نہ تھیں۔بسا اوقات ان عیدوں کی ایجاد کا سہرا غیر مسلموں کے سر بھی ہوتا ہے تو اس طرح ان میں بدعت کے ساتھ ساتھ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دشمنوں کے ساتھ مشابہت کا پہلو بھی ہے۔شرعی عیدیں اہل اسلام میں معروف ہیں اور وہ عید الفطر' عید الضحیٰ اور ہفتہ وار عید۔۔۔جمعة المبارک۔۔۔ہیں۔ان تین کے سوا اسلام میں اور کوئی عید نہیں ہے اور جو ایجاد کرلی گئی ہیں۔وہ مردود ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی شریعت کی رو سے باطل ہیں۔کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فهورد

(صحیح بخاری کتاب الصلح باب اذا اصطلحوا علی صلح جور فالصلح مردود:2697) صحیح مسلم کتاب الاقضیہ باب نقض الاحکام الباطلة۔۔۔ح:1718)

''جس نے ہمارے اس امر (دین) میں کوئی ایسی نئی بات پیدا کی جو اس میں نہ ہو تو وہ مردود ہے''

لہذا سائل نے جس عید کا زکر کیا اور جسے عیدلام کے نام سے موسوم کیا اس میں عید کے شعائر خوشیوں اور مسرتوں کا اظہار اور تحائف کا تبادلہ وغیرہ جائز نہیں ہے۔

ہر مسلمان پر یہ فرض ہے کہ وہ اپنے دین ہی کو باعث عزت وفخر سمجھے اور اس دین قیم کے سلسلہ میں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے پسند فرمایا ہے۔انہی حدود کی پابندی کرے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے متعین فرمادی ہیں۔یعنی دین میں اپنی طرف سے کمی بیشی نہ کرے۔اور ہر کس وناکس کے پیچھے بے سوچے سمجھے اندھا دھند چل پڑے۔مسلمان کی شخصیت اور اس کی زندگی شریعت الٰہی کے تابع ہونی چاہیے تاکہ وہ لوگوں کے پیچھے چلنے والا نہ ہو بلکہ لوگ اس کے پیچھے چلنے کے لئے مجبور ہوں۔وہ لوگوں کو اپنے لئے نمونہ نہ سمجھے بلکہ لوگ اسے اپنا آئیڈیل قرار دیں کیونکہ بحمد اللہ ہماری شریعت ہر اعتبار سے کامل ہے۔جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الیوم أکملت لکم دینکم وأتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الإسلام دینًا ۳ ... سورة المائدة

''آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کردیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کردیں اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔''

کیا ماں کا صرف یہی حق ہے۔کہ سال میں ایک مرتبہ اس کے نام کی عید منائی جائے اور بس!نہیں بلکہ ماں کا اس کی اولاد پر حق اس سے بہت زیادہ ہے۔ماں کا یہ حق ہے کہ اولاد اس کی خدمت ہر وقت اور ہر جگہ بجالائے اور اس کی اطاعت وفرمانبرداری میں۔۔۔بشرط یہ کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی لازم نہ آتی ہو۔کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ کرے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص38